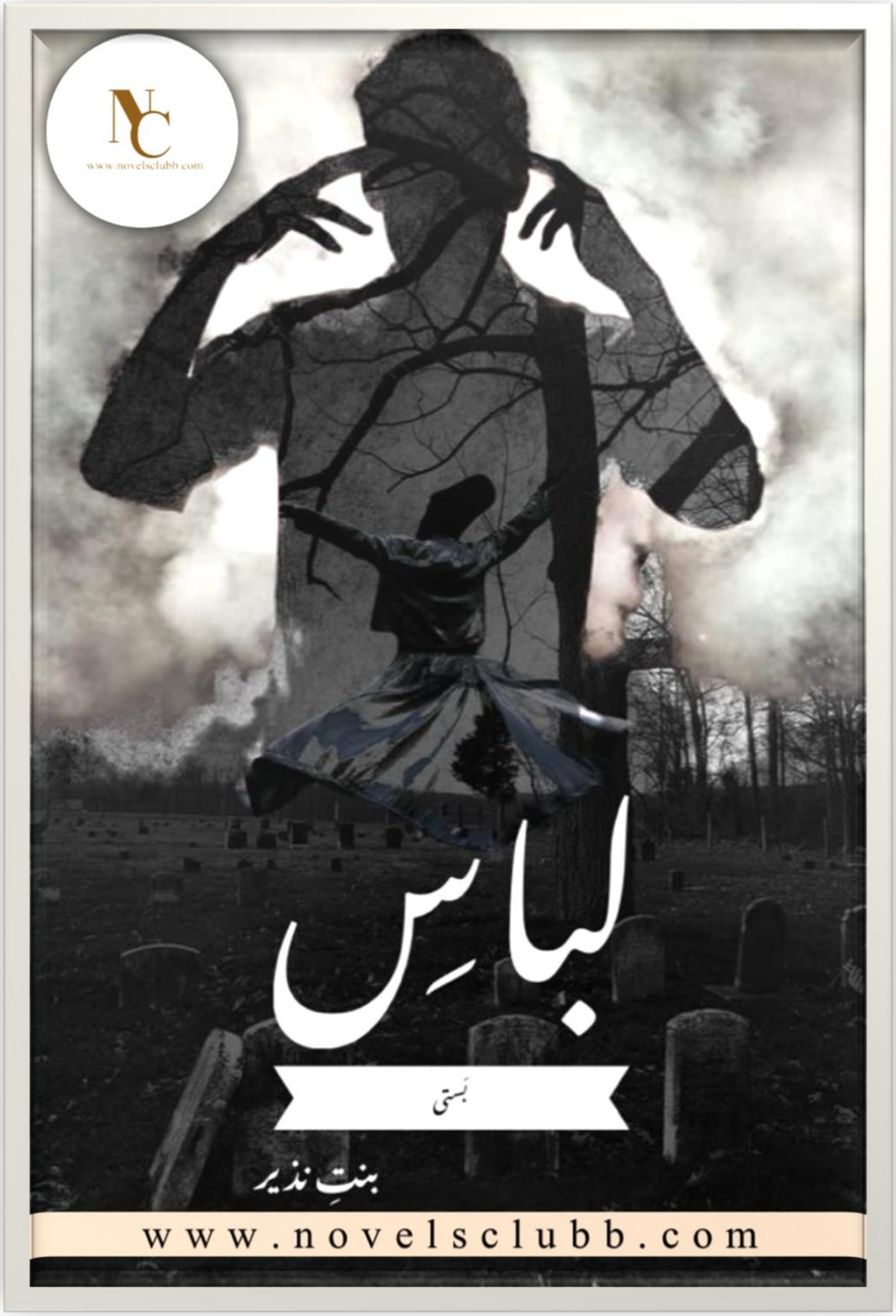
لباسِ
بَستی
بنتِ نذیر
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

لباسِ بستی

از قلم

ایمان نذیر

www.novelsclubb.com

"جسم ہماری روح کا لباسِ بستی ہے"

(ایمان نذیر کے قلم سے)

www.novelsclubb.com

پیشِ لفظ:

لباس بستی ایک سفر نامہ ہے معراج کے اس سفر کا جب وہ اپنے دل کی گہرائیوں میں اپنے خود کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے. اسکی راہ میں عقائد کے تنازعات، شبہات کی شب تنہائی، اور سوالات کی بارش آتی لیکن وہ جذبات سے بھرپور ابن آدم اپنی منزل کی طرف بڑھتا چلا گیا کہ ایک دن اسے اپنی راہ میں ایک خوبصورت روشنی کی شمع نظر آئی، اس روشنی کی مصنویت اور پیار نے معراج کو مغروریت سے نکال کر ایک نئی راہ کی طرف گامزن کیا۔

www.novelsclubb.com

اور اس شمع کا نام تھا آیت، ایک دنیاوی اور روحانی دنیا کا وہ پل جس نے معراج کی راہ کو اپنی دانائی اور تجربات سے روشن کیا۔ وہ شمع خود تو بجھ گی مگر معراج کی راہ کو روشن کر گئی۔

یہ کہانی ہے ان گمراہ بندوں کی جنہے اللہ رب العزت ہدایت بخشتا ہے اور اپنا محبوب بنالیتا ہے۔

یہ کہانی ہے آزمائشوں پر شکوہ کرنے والوں کی جنہے اللہ رب العزت تحمل بخشتا ہے اور صابرین بنادیتا ہے۔

یہ کہانی ہے خزاں کی ان ٹوٹی کلیوں کی جنہے اللہ رب العزت بہار بخشتا ہے اور پھول بنادیتا ہے۔

یہ کہانی ہے آیت اور معراج کی جنہے اللہ رب العزت ایک دوسرے کا ساتھ بخشتا ہے اور ہمسفر بنادیتا ہے۔

www.novelsclubb.com

"اور بے شک وہ جسے چاہے ہدایت دے"(القرآن)

****

www.novelsclubb.com

حصّہ دوم

"ابراہیم"

باب نمبر: ۰۴

زندگی کے سفر میں کبھی ابراہیم بننا پڑ جائے،

اپنے پیاروں، خوابوں اور ارمانوں کو قربان کرنا پڑ جائے۔

عزم و وفا کی داستان لکھنی پڑ جائے،

رب کی راہ میں ہر چیز نچھاور کرنی پڑ جائے۔

ابراہیم کی طرح تم نے بھی،

اپنے دل کی گہرائیوں سے ایمان کا مظاہرہ کرنا ہے۔

قربانی کی روح کو سمجھ کر،

www.novelsclubb.com

اپنے خوابوں کو اللہ کے سپرد کرنا ہے۔

یہی قربانی کا درس ہے،

اور یہی محبت کا معیار۔

ابراہیم بن کر،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تمہیں اپنی زندگی کو رب کی رضا کے سانچے میں ڈھالنا ہے۔

ابراہیم کی طرح تم نے بھی،

قربانی کے بعد، یقین اور امید کی شمع جلانی ہے۔

کہ وہ رب ہے، زم زم ضرور عطا کرتا ہے۔

... ♡♡♡ ...

دروازہ کھلنے کی آواز پر آیت نے سر اٹھایا تو کسی کے سیاہ چمکتے بوٹ نظر آئے، نظریں اٹھیں تو لوٹنا ہی بھول گئیں، آیت کو لگا وہ اگلا سانس نہیں لے سکے گی، اسے اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی۔ آج وقت اسے پھر سترہ سال پیچھے لے گیا تھا..... وہی بے بسی، وہی خوف وہراس کی کفیت۔ اب باقاعدہ اسکے جسم پر کپکپی طاری ہونے لگی۔ آوازیں گڈمڈ ہو رہی تھیں۔ نو وارد نے قدم آگے بڑھائے...... ایک..... دو

زور سے بجلی کڑکی اور وقت کی قید میں سترہ سال پیچھے چلی گئی۔

وہ چیختی چلاتی اپنی ماں کو جگا رہی تھی، ہاتھ خون آلود اور یہ بے رحم بارش آیت کا سب کچھ بہا کر لے گئی۔ وہ اکیلی تھی، وہ احساس کہ اب کوئی نہیں آئے گا اسے بچانے...... وہ اکیلی ہوگئی ہے۔ اور اسکے غم سے بے فکر بارش اب بھی تر تر برس کر اس کو مکمل بھگو چکی تھی۔ کندھے تک آتے بھورے بال گردن سے چپک گئے تھے۔

اس کے چار سو اندھیرا تھا کہ بجلی ایک بار پھر کڑکی اور سارا آسمان نیلی روشنی سے روشن ہوا تو اس نے دیکھا کوئی ہیولہ سا ابھرا ہے.... کوئی تھا جو اسکے سامنے آ کھڑا ہوا۔

حال میں سفر کرو تو سڑکیں بلکل خشک تھیں، بارش صرف آیت کی دنیا میں برس رہی تھی۔ خوف سے کانوں پر ہاتھ رکھے وہ پیچھے کی جانب ہٹنے لگی، نو وارد اس کے خوف سے لطف اندوز ہوتا اس کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔

...♡♡♡...

سیڑھیاں چڑھتے وہ بلآخر تیسرے کمرے کے سامنے تھا۔دروازہ کھلا تو اندھیرے نے اس کا استقبال کیا۔کمرے میں چند موم بتیاں اسکو مدھم سا روشن کئے ہوئے تھیں۔اطراف کا جائزہ لیتے معراج کو احساس ہوا کہ کمرے میں وہ اکیلا نہیں تھا کوئی اور نفس بھی سانسیں لے رہا ہے۔

دیوار پر ہاتھ مار کر سوئچ کو ٹٹولتے اسکی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں.....کچھ غلط ہونے کا احساس دل میں ہچکولے لینے لگا کہ یکایک وہ نفس اسے اپنے قریب آتا محسوس ہوا ...اپنے پیچھے قدموں کی آہٹ سے وہ پہچان گیا تھا کہ وہ ذی روح کوئی لڑکی ہے۔ہیلز کی ٹک ٹک اب قریب آتی سنائی دینے لگی کہ اس کا ہاتھ سوئچ پر لگا اور سارا کمرہ روشن ہو گیا۔

تنے تاثرات کے ساتھ معراج پلٹا اور اس لڑکی کو دیکھا جو قابل اعتراض لباس میں یہاں موجود تھی، آنکھوں پر ہاتھ رکھے وہ قدرے جھکی ہوئی تھی۔ایک دم سے تیز روشنی سے شاید اسکی آنکھیں چندھیا گئی تھیں۔

ایک لمحے کا توقف ہوا اور اس لڑکی نے سر اٹھا کر دیکھا، سرمئی آنکھیں، ریشم کی طرح سیدھے بال، اس کا دل چاہا ایک بار وہ ان بالوں کو چھو کر دیکھے۔سیاہ شلوار قمیض پر سکن شال گلے میں ڈالے وہ اپنے پورے قد کے ساتھ اسکے سامنے کھڑا تھا

۔

"خاتون!...کون ہیں آپ؟" ہاتھ کمر کے پیچھے باندھے اب وہ اس سے مخاطب تھا، نظریں ہنوز اطراف کا جائزہ لے رہی تھیں۔

وہ اسکے حسن کے سحر سے نکلی تو اسکی آواز لے ڈوبی....خوبصورت گھمبیر آواز، وہ گلوکار ہوتا تو لوگ دور دور سے اسے سننے آتے۔

”کچھ پوچھ رہا ہوں میں......لیواٹ (رہنے دو)۔“ کہتے وہ رکا نہیں من من قدم بھرتا باہر نکل گیا اور پیچھے کھڑی نگین اب تک اس کے سحر میں تھی۔اس نے آج تک اس سے زیادہ خوبصورت مرد نہیں دیکھا تھا.... لوگ اسکے ساتھ وقت گزارنے کے لئے بھاری بھاری رقم ادا کرتے تھے وہ جسے حسن کی دیوی کہا جاتا تھا، بھوری غزال آنکھیں، خوبصورت نقوش پر کھڑی ناک اور سیاہ لمبے بال، اس پر ایک نگاہ غلط ڈالے بغیر وہ شخص کیسے چلا گیا؟ وہ اسے نظر انداز کر کے اپنا اسیر بنا گیا تھا۔

”وہ ساحر تھا.......باخدا وہ ساحر تھا۔“

اپنے چہرے کو تھپتھپاتی نگین وہیں بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے نیچے فرش پر بیٹھتی چلی گئی۔

...♡♡♡...

خوف سے کانوں پر ہاتھ رکھے وہ پیچھے کی جانب ہٹنے لگی، آنکھیں خوف سے باہر آنے لگیں، کپکپاہٹ لمحہ بہ لمحہ دل کی رفتار کے ساتھ بڑھتی جارہی تھی، نوواردا اس کے خوف سے لطف اندوز ہوتا اس کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔ نارنجی سلک کی شرٹ کے آدھے بٹن کھولے ہوئے تھے، جن سے لٹکتی سلور چین نظر آرہی تھی ۔اسے خوف سے دیکھتے آیت مزید پیچھے کو ہوئی کہ پیچھے پڑے ٹیبل سے ٹکراتے وہ رک گئی، اب کوئی راہ فرار نہیں بچی تھی۔ وہ آگے قدم بڑھاتا رکا، اب صرف کچھ قدم کا فاصلہ بچا تھا دونوں کے درمیان۔

کمینگی سے اسے دیکھتا وہ مسلسل مسکرارہا تھا، صاف ظاہر تھا وہ نشے میں ہے اور آیت کو آج پہلی دفعہ کوئی مسکراتا شخص زہر لگا تھا۔

"مجھے تھپڑ مارا تھا تم نے...... زیشان جعفر کو؟" وہ گردن پیچھے پھینک کر ہنسنے لگا، کھوکھلی ہنسی۔

www.novelsclubb.com

''کیا کہا تھا تم نے ہاں؟'' کان کے کنارے پر ہاتھ رکھتے وہ اسکی جانب جھکا۔آیت کا ہاتھ اپنی کمر کے پیچھے ٹیبل پر کسی چیز کی تلاش میں تھا۔

''کسی لڑکی کا دوپٹہ.....'' سوچنے کا وقفہ لیا پر الفاظ یاد نہ آئے، "واٹ ربش" (what rubbish)اس نے نحوست سے سر جھٹکا اور اپنی بکواس جاری رکھی،

''کہاں ہے تمہارا وہ سٹوپڈ دوپٹہ آج......'' اس کے منہ سے حرام مادے کی بو آنے لگی تھی، آیت کی گرفت پیچھے پڑے گلدان پر سخت ہوئی۔

''اب میں...'' وہ مزید آگے آیا اس سے پہلے وہ ایک قدم اور آگے بڑھاتا آیت نے پوری قوت کے ساتھ وہ گلدان اس کے سر پر دے مارا، وہ کراہ کر پیچھے ہٹا اور ہاتھ سر پر رکھا، وہ اسے کچھ کہتا کہ ہاتھ خون سے لبریز ہو گیا، ایک لمحے کے لئے آیت کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی مگر ٹوٹے گلدان کا ٹکڑا اٹھائے کھڑی رہی، جسم پر کپکپاہٹ اب بھی طاری تھی۔ زیشان آگے بڑھتا کہ اسے اپنا سر بھاری ہوتا محسوس ہوا۔ درد شدت اپنا رہا تھا.... وہ لڑکھڑاتا نیچے گرا اور ایک لمحے کا توقف کئے بغیر

آیت نے گلدان کا ٹکڑا پھینکا اور دروازے کی جانب بھاگی، دروازہ لاک نہیں تھا کیونکہ زیشان اندر آیا تھا (چلو کچھ تو فائدہ ہوا اسکے آنے کا) کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اس نے ناب گھمایا اور دروازہ کھل گیا، بغیر پیچھے دیکھے وہ باہر نکلی۔

راہداری میں چار سے پانچ دروازے تھے اور نیچے سے لاؤڈ میوزک کی آوازیں آ رہی تھیں، سامنے ایک ہیولہ سا ابھرا، "کیا سکھایا میں نے آپ کو.... جب ڈر لگے تو کیا کرتے ہیں۔" متورم آنکھوں سے اس نے ہاں میں سر ہلایا اور زیر لب "سَلَامٌ قَوۡلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ" پڑھنے لگی اور ساتھ تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھی، اسے یاد تھا جب ڈر لگے تو کیا کرنا ہے 'اللہ سے مدد مانگ کر اس پر توکل کرنا ہے' قدموں سے زیادہ دھڑکنوں کی رفتار تیز تھی۔

آگے بھاگتے ہوئے اس نے پیچھے مڑ کر ایک نظر پانچویں دروازے کو دیکھا...... اگر اسے ہوش آگیا.... وہ باہر آگیا تو؟..... کہ ایک زوردار تصادم کے ساتھ وہ کسی سے ٹکرائی، اس سے پہلے وہ گرتی نووارد نے بروقت تھام لیا، اس اچانک تصادم پر آیت

نے اسکی شال مٹھی میں جکڑلی۔ پیچھے مڑنے کے باعث وہ سامنے دروازہ کھول کر باہر نکلتے شخص کو نہیں دیکھ پائی تھی۔

"دیکھ کر...." اگلے ہی پل اسکے سارے الفاظ دم توڑ گئے، وہ اسے دیکھے گیا، بنا پلک جھپکے بغیر سانس لئے۔

"ہالہ!" وہ زیر لب بڑبڑایا اور اس آواز کو تو آیت لاؤڈ میوزک میں کیا لاکھوں آوازوں کے شور میں بھی پہچان سکتی تھی۔

"معراج!" فیروزی لانگ قمیض میں ملبوس لڑکی نے سر اٹھایا، بھوری آنکھیں ان سرمئی آنکھوں سے ٹکرائیں اور ایک پل کے لئے ساری دنیا تھم گئی۔

ان آنکھوں میں شناسائی کی رمق تھی، چاہت تھی، عقیدت تھی، کیا نہیں تھا ان سرمئی آنکھوں میں آیت کے لئے؟

سارے منظر ایک فلم کی طرح ذہن پر چلنے لگے......ریلوے ٹریک پر خودکشی کے لئے جانا.......ایک لڑکی کا ملنا.....اسکا بار بار پیچھے دیکھنا.......ارادہ ترک کر کے اسے بچانا.....اسکا ہاتھ پکڑ کر بھاگنا......اسکا زخمی ہونا اور ان پر مرہم لگانا.....گاڑی میں بیٹھنا........ سفر ......اسکا چلے جانا......اور جا کر بھی معراج کے دل سے نہ جانا......

معراج نے اب تک اس کے بازو تھامے ہوئے تھے اور آیت کی گرفت اسکی شال پر مضبوط تر ہو چکی تھی۔

معراج نے نرمی کے ساتھ اسکے ہاتھ اپنی شال سے ہٹائے اور گلے سے شال اتار کر اسکے کندھوں پر ڈال دی، یوں کہ اسکا وجود کور ہو گیا جس کو آیت نے کندھے سے ہٹا کر سر پر بڑی چادر کی طرح اوڑھ لیا۔اسکے اس عمل پر وہ سر جھکا کر مسکرا دیا۔

پیچھے لاؤڈ میوزک اب بھی زور و شور سے بج رہا تھا۔

آیت نے پیچھے مڑ کر ایک مرتبہ پھر دروازے کو دیکھا، خوف اب بھی دل میں دھڑک رہا تھا۔

I May...? """اس نے ہاتھ کی ہتھیلی آگے بڑھائی۔آیت اب بھی نا سمجھی سے کبھی اس کو دیکھ رہی تھی کبھی اپنے پیچھے دروازے کو،وہ خطرے میں تھی اس وقت، معراج مزید انتظار نہیں کر سکتا تھا،آگے بڑھ کر اسکی کلائی تھامی،'' سوری، تیسری دفعہ پکا پوچھ کر ہاتھ تھاموں گا۔''شال میں مقید اسکی کلائی اب اس کے ہاتھ میں تھی اور اسے لئے وہ راہداری تک آیا اور سیڑھیاں اترنے لگا۔

معراج کے ہمراہ سیڑھیاں اترتے اس نے ایک دفعہ بھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا ،اسکی گرفت میں نرمی تھی، تحفظ تھا،اب آیت کو زیشان کے اٹھنے کا ڈر تھا نہ پیچھے آنے کا۔

www.novelsclubb.com

وہ سیڑھیاں اترتے نیچے آئے،ہال میں اب بھی کسی کو اپنا ہوش نہیں تھا۔ڈانس کرتے،ڈر گز لیتے وہ لوگ آیت کو عجیب سی بے چینی میں مبتلا کر رہے تھے ۔معراج کی گرفت اب بھی اسکی کلائی پر مضبوط تھی،اسے ان لوگوں کی بھیڑ سے نکالتا وہ باہر لے آیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اندر کے بر عکس باہر موسم خوشگوار تھا، مغرب کی آمد سے سورج ڈھل رہا تھا۔ سارا آسمان نارنجی رنگ میں ڈوب رہا تھا، جیسے کسی نے فلٹر لگا دیا ہو۔

آگے چلتے معراج نے آیت کا رکنا محسوس کیا تو پیچھے مڑ کر دیکھا، اس کے چہرے پر تکلیف صاف عیاں تھی، اس کا سر درد سے نفی میں ہلنے لگا، معراج کی گرفت ڈھیلی پڑی اور اس نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا، وہ آگے آیا تو آیت زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔ معراج اسکے قریب پنجوں کے بل بیٹھا، نرمی سے اسکے بازو سہلائے۔

"کچھ نہیں ہو گا......ایوری تھنگ از فائن۔" وہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

"کچھ نہیں ہوا ہالہ.....لک ہیئر (look here)۔" سڑک پر اکا دکا گاڑیاں تھی، پرندے بھی اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔

"میں ہوں نا ادھر...میری طرف دیکھو۔" بالوں کی چند لٹیں سرک کر چادر سے باہر آگئی تھیں، جن کو پیچھے کرتے معراج نے نرمی سے اس کے گالوں کو چھوا، "کچھ بھی نہیں ہو گا.....میں ادھر ہو تمہارے پاس۔"

اسے پینک اٹیک ہو رہا تھا، وہ خوف سے کانپتی، نفی میں سر ہلاتی اپنے کانوں کو زور سے دبا رہی تھی، جیسے کوئی ان سنی آواز اسکے کانوں کے پردے پھاڑ رہی ہو۔

معراج نے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگالیا، ”سب ٹھیک ہے......کچھ بھی نہیں ہوا۔“ وہ نرمی سے اسکے بال سہلا رہا تھا، چادر اب سرک کر کندھوں پر آچکی تھی۔

سورج معراج کی پیٹھ کے پیچھے غروب ہونے لگا اور شام کے سائے گہرے ہونے لگے۔ سڑک سنسان پڑنے لگی، پرندے بھی اپنے گھروں کو لوٹ چکے تھے، ایسے میں وہ اب بھی فٹ پاتھ پر سٹریٹ لائٹس کی روشنی تلے اس کے بال سہلاتا اسے نارمل کرنے کی تگ ودو میں تھا۔

”وہ سب کچھ وقتی تھا...... گزر چکا ہے۔“ آیت کے آنسو اب تک اسکی شرٹ بھگو چکے تھے، وہ آنسو صرف اسکے دل کے مقام پر نہیں، دل پر گر رہے تھے، جسے معراج بخوبی محسوس کر سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہالہ!" اسکے وجود میں کوئی حرکت نہ پا کر معراج نے اسے شانوں سے تھام کر خود سے الگ کیا تو وہ واپس اسکے سینے سے آ ٹکرائی......وہ تو کب سے ہوش وحواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔

...♡♡♡...

آنکھیں کھلیں تو اس نے خود کو کسی کمرے میں پایا، سفید دیواریں، کھڑکی پر لٹکتا سفید پردہ، جو باہر سے آتی روشنی کو اندر آنے سے روک رہا تھا، پھر بھی کمرہ روشنی میں نہایا ہوا تھا۔اس نے گردن موڑ کر دائیں جانب دیکھا، کوئی منہ پر کوٹ رکھے سو رہا تھا، اس کے بس گھنگریالے بال نظر آرہے تھے۔

نتھنوں سے دوائیوں کی بو ٹکرائی تو آیت نے ڈرپ میں مقید ہاتھ اٹھایا، وہ یقیناً ہسپتال میں تھی۔

سرخ و سفید رنگت اب زرد پڑ چکی تھی، آنکھوں کے گرد ہلکے گھرے ہونے لگے اور جسم کے ساتھ ساتھ بھوری آنکھوں میں تکان نمایاں تھی۔ ہاتھوں پر زور ڈالتی اٹھ بیٹھی تو درد کی ایک لہر جسم میں اٹھی جس پر رات کے سارے منظر ایک فلم کی طرح سامنے چلنے لگے۔

وہ غلط گاڑی میں بیٹھ گئی تھی، پھر نجانے معراج کہاں سے آگیا، وہ وہاں سے نکلی معراج ساتھ تھا پھر کیا ہوا تھا......وہ کیسے یہاں آئی؟.....اور معراج......معراج کہاں تھا؟ باقی سارے سوالوں کو پس پشت ڈالتے اس نے گردن بائیں جانب موڑی، صوفے پر سویا آدمی اب جاگ چکا۔

www.novelsclubb.com

چہرے پر سے کوٹ ہٹاتا وہ اٹھا، آیت نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں میں اب بھی سرخی تھی، گھنگریالے بال بکھر کر ماتھے پر آرہے تھے۔ وہ اس وقت ایش گرے ڈریس پینٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ پہنے ہوا تھا، جو کل نفاست سے ٹک ان کی گئی

تھی اب نکل کر پینٹ سے باہر آچکی تھی۔ وہ اب تک کل والے حلیے میں تھا، ہاں البتہ کل والی تیاری اور نفاست، وہ خوشی کہیں نظر نہیں آرہی تھی۔

اورہان قدم قدم چلتا بیڈ تک آیا، وہ کل والی فیروزی قمیض میں ملبوس تھی، سر پر بلیک کلر کا سکارف بندھا تھا۔ اورہان نے اس کی ڈرپ چیک کی جو کہ اب ختم ہونے کے قریب تھی۔ ڈرپ چیک کرتا وہ اب اس کے پاس بیڈ کے کنارے پر ہی بیٹھ گیا
۔

"طبیعت کیسی ہے اب؟" وہی نرم لہجہ، جس پر آیت نے محض ہاں میں سر ہلایا۔

دروازہ کھلا تو نرس آتی دکھائی دی، اس نے کوئی فائل تھام رکھی تھی جسے اورہان نے آگے بڑھ کر اس سے لے لیا۔ وہ نرس اب اسے بتا رہی تھی کہ اسکی رپورٹس ٹھیک آئی ہیں، ڈرپ ختم ہونے پر وہ گھر جاسکتی ہے۔ اورہان ان رپورٹس کو سائیڈ ٹیبل پر رکھتا واپس بیڈ پر آبیٹھا۔

ہدایت دیتی وہ چلی گئی، دروازہ بند ہوا اور کمرے میں پھر سے خاموشی چھا گئی۔

"مجھے.... کیا ہوا تھا..... اور ہان؟" خاموشی ختم ہوگئی، شیفون کے پردے سے آتی دھوپ کی کرنیں اب اس کے چہرے سے ٹکرانے لگیں۔

"تمہارا اکسیڈنٹ ہوا تھا..... کوئی چوٹ تو نہیں آئی پر تم شاید شاک سے بیہوش ہو گئی تھی، بی پی بھی کافی لو تھا، پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔" سنجیدہ تاثر لئے وہ اسے بتا رہا تھا۔

"آیت.... ؟" اسے گم سم بیٹھا دیکھ کر وہ بولا جس پر وہ اپنی سوچوں سے نکلی۔

"ہ.... ہاں.... ٹھیک ہے۔" بے ربط الفاظ۔

"تم ٹھیک ہو؟" پریشانی سے آگے ہو کر اس نے بیڈ پر ہاتھ رکھا۔

"اور ہان! میں ٹھیک ہوں، تمہارے سامنے ہوں۔"

"میرے سامنے ہی تو نہیں ہو تم آیت...... تم ابھی تک PTSD کا شکار ہو....... تم ماضی میں ہو آیت۔" وہ کہنا چاہتا تھا مگر آواز کہیں دب گئی اور اس نے محض ہاں میں سر ہلا دیا۔

"میں ڈسچارج پیپرز بنواتا ہوں پھر ہم گھر چلتے ہیں۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"بابا.....دادی.....انہیں نہیں پتہ؟" کسی خیال کے تحت وہ بولی۔

اورہان نے مڑ کر اسے دیکھا، "نانو کو میں نے ہی منع کیا تھا آنے سے ویسے ہی پریشان ہو جاتیں اور ماموں کو صبح ہی گھر بھیجا ہے، وہ جانے کو تیار ہی نہیں تھے، ساری رات وہ ادھر ہی بیٹھے رہے ہیں تمہارے پاس۔" ہاتھ سے بیڈ کی جانب اشارہ کیا جہاں وہ کچھ لمحے پہلے بیٹھا تھا۔

"میں نے....انھیں.....سب کو......پریشان کر دیا۔" آنسو باہر نکلنے کو تیار تھے، "دادی کتنا روئی ہو نگی نا...اور بابا...وہ بھی نہیں سوئے میری وجہ سے۔" آنسو اب

گال پر لڑھک گئے تھے۔ہاتھوں کو مسلتے وہ کبھی آنسو صاف کرتی تو کبھی پھر سے انگلیاں مروڑنے لگتی۔

وہ یہاں واپس آکر بیٹھا اور نرمی سے اسے مخاطب کیا، ''آیت! ادھر دیکھو۔''

وہ جو سر جھکائے رونے میں مشغول تھی، اپنی نم پلکوں کے جھالر کو اٹھا کر اسے دیکھا۔

''اب سب ٹھیک ہو چکا ہے گڑیا...... تم ٹھیک ہو تو ہم سب ٹھیک ہیں، اوکے؟'' نرمی سے اسے سمجھانے لگا۔

''وہ سب بہت خوش ہونگے تمہیں صحیح دیکھ کر۔'' اس نے ہاں میں سر ہلایا۔ ''چلو اب یہ آنسو صاف کرو..... (یہ میرے دل کو بھگوتے ہیں)..... میں ڈسچارج پیپرز بنواتا ہوں۔'' آیت نے جھٹ سے اپنے آنسو صاف کر کے ہاں میں سر ہلایا، ''گڈ گرل۔'' وہ زیر لب مسکراتا باہر نکل گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پیچھے کمرے کی ان سفید دیواروں کے وسط میں بیٹھی آیت کسی سوچ میں گم پڑ گئی۔

"معراج کہاں تھا؟"

اور ہسپتال کے اس کمرے سے دور سپورٹس کلب میں بنے سوئمنگ پول میں تیرتا معراج بس ایک ہی سوچ میں گم تھا........."وہ کیسی ہو گی؟"

...♡♡♡...

"ہالہ!" اسکے وجود میں کوئی حرکت نہ پا کر معراج نے اسے شانوں سے تھام کر خود سے الگ کیا تو وہ واپس اسکے سینے سے آ ٹکرائی......وہ تو کب سے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔

اسے گاڑی میں بٹھاتے معراج نے سیٹ بیلٹ باندھی اور گاڑی ہسپتال کی جانب بڑھادی۔ساری سپیڈ لمٹس کراس کرتا معراج شدید اضطراب کی حالت میں کبھی آیت کو دیکھتا تو کبھی نبض تھام کر اسکی دھڑکنوں کو چیک کرتا۔

چہرے پر اضطراب صاف نمایاں ہونے لگا،ماتھے پر ٹھنڈے پسینے نمودار ہوئے،وہ معراج درانی آج اپنی ماں کے علاوہ پہلی دفعہ کسی اور عورت کے لئے پریشان ہوا تھا

۔

پچیس منٹ کا فاصلہ دس منٹ میں طے کرتے اب تک تو اس پر او ور سپیڈنگ کے ایک دو چالان تو ہو جانے تھے،مگر اسے روکتا کون....؟وہ معروف بیرسٹر شمس درانی کا بیٹا معراج درانی جو تھا،روکنے کی ہمت کون کرتا؟

ہسپتال پہنچتے ہی اس نے سٹریچر منگوا کر آیت کے ہوش سے بیگانہ وجود کو اس پر ڈالتے نرس کے ہمراہ اندر لے جا رہا تھا۔

وہ پاگلوں کی طرح کبھی نرس کو آہستہ چلنے پر جھڑکتا اور تیز تیز خود سٹریچر کو آگے کی طرف دھکیلتا، تو کبھی ڈاکٹر کو آواز دیتا اور ساتھ ساتھ آیت کا ہاتھ سہلاتا اور نبض چیک کرتا۔

”ڈاکٹر باسط!......ڈاکٹر باسط کو بلاؤ، کہاں ہیں وہ؟......ڈاکٹر باسط!“

شور کی آواز سے ڈاکٹر باسط عجلت میں اپنے کیبن سے نکلے، گلے میں سٹیتھوسکوپ سیٹ کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتے ایمرجنسی وارڈ کی جانب بڑھے، جہاں آیت کو بیڈ پر شفٹ کیا جا رہا تھا۔ڈاکٹر باسط ایک ادھیڑ عمر تجربہ کار ڈاکٹر تھے۔

بالوں میں سفید چاندی اتر آئی تھی۔ڈریس شرٹ پر سفید کوٹ پہنے وہ آگے بڑھے اور آیت کے دل کی رفتار چیک کی، پھر آنکھیں کھول کے پوکٹ ٹارچ سے ان کا معائنہ کیا، پھر ہاتھ بڑھا کر نبض چیک کی اور نرس کو ہدایت کرتے سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس معراج کی جانب مڑے، جو اب بھی پریشان تاثر لئے انہیں ہی دیکھ رہا تھا

۔ریشم سے سیاہ بال اب گر کر ماتھے پر آرہے تھے۔ بھوری شال اب بھوری آنکھوں والی کے گرد لپٹی تھی، جوان سب سے بیگانہ بیڈ پر پڑی تھی۔

"معراج بیٹا! آپ میرے ساتھ اندر آئیں۔" کہتے وہ اپنے کیبن کی جانب بڑھ گئے اور معراج بھی ایک نظر آیت کو دیکھتا ان کی تقلید میں چل پڑا۔

وہ دونوں اب ایک دوسرے کے آمنے سامنے ڈاکٹر باسط کے آفس میں بیٹھے دکھائی دے رہے تھے۔

"میں یہ نہیں پوچھوں گا کہ وہ لڑکی کون ہے، کیونکہ میں جانتا ہوں معراج کا کوئی عمل غیر ضروری نہیں ہوتا۔" سنجیدگی سے بات کرتے انہوں نے اپنی کہنیاں ٹیبل پر جمائیں۔

"وہ....دوست.....ہے میری۔"

”میں نے کہاں نا میں نہیں پوچھوں گا۔“اس کو مکمل اگنور کرتے وہ دراز کھول کر جھکے اور کوئی فائل نکالی۔

”وہ...ٹھیک.....تو ہے؟“

”وہ ٹھیک ہے یا نہیں....اسکی رپورٹ میں اسکے باپ کو دے دونگا،پہلے تمہاری رپورٹ تمہارے باپ کو دوں۔“

”جی...؟“اس کے حیرت سے دیکھنے پر ڈاکٹر باسط نے رپورٹ اسکے سامنے رکھی ، جس کو اٹھا کر وہ دیکھنے لگا حالانکہ سمجھ کچھ بھی نہیں آنا تھا۔

”یہ تمہاری MRI کی رپورٹ ہے۔“

”میری....؟“

”جب اپنا سر کھول کر میرے ہسپتال کے بیڈ پر پڑ گئے تھے تب MRI بھی کروائی تھی ڈاکٹر نے،اسی نے دی ہے یہ مجھے۔“

"جی۔"خجل سا ہوتا وہ رپورٹس کھولے اسکے لفظوں کی گنتی کرنے لگا....ایک ...دو...تین۔

"شمس کے ساتھ اپنے تعلقات درست کر لو لڑکے......بوڑھا ہو رہا ہے وہ۔"

نظریں اب بھی ہنوز رپورٹس پر تھیں....سات...آٹھ...نو۔

"کچھ عرصہ تو سکون سے رہنے دو.....ایک عمر کاٹی ہے اس نے تمہاری بے رخی میں۔"وہ اب آخری سطر کے الفاظ گن رہا تھا.....بیس....اکیس....بائیس۔

"سن رہے ہو تم.....ادھر لاؤ یہ۔"اس کے ہاتھ سے رپورٹس کھینچیں،دو صفحوں پر مشتمل رپورٹس میں پورے پچیس الفاظ لکھے تھے.....معراج نے سوچا۔

"پچھلے جنم میں ڈاکٹر تھے نا تم جو اتنے غور سے یہ پڑھ رہے ہو۔"

(میں کوئی کرپشن کرتا تھا پچھلے جنم میں،جو ڈاکٹر ہوتا....ہونہہ)ان کا جھڑکنا بھی معراج کے کسی کام نہ آیا۔

www.novelsclubb.com

"اب اگر میں تمہارے باپ کو یہ بتاؤں کہ تم کسی لڑکی کو میرے ہسپتال لے کر آئے ہو تو؟"

"اسے بیچ میں مت لائیں یار.... میں سن رہا ہوں تو مجھے سنائیں، میری غلطیوں پر سنائیں.....پر بات کا رخ اسکی طرف نہ پھیریں.....وہ موضوع گفتگو بنے یہ میں برداشت نہیں کروں گا۔" اسکے تاثرات تن گئے اور نہ چاہتے ہوئے بھی آواز سخت ہو گئی۔

"اب میں تم سے پوچھوں گا....وہ لڑکی کون ہے معراج؟" اسکے بدلتے تاثرات کو بغور دیکھتے وہ بولے۔

"اور اب میں نہیں بتاؤں گا۔" بے نیازی سے کہتا وہ اٹھا اور پیچھے پڑے صوفے پر لیٹنے کے انداز میں بیٹھ گیا اور نظریں سامنے لگی پینٹنگ پر مرکوز کر لیں۔

"کون ہے وہ؟....تمہاری دوست؟....دوست کی بہن؟....یا کوئی پرانی کلاس فیلو؟" ٹھوڑی پر ہاتھ رکھتے پرسوچ انداز میں بولے۔

www.novelsclubb.com

"کہانا اب میں نہیں بتاؤں گا۔" وہ اب تک ان دو گھوڑوں کی پینٹنگ کو دیکھ رہا تھا جس میں وہ گھوڑے دوڑتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

"بتائے گا تو تمہارا باپ بھی لڑکے۔" وہ اٹھ کر اس کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گئے اور معراج کی نظروں کے زاویے سے پینٹنگ کو دیکھا، تیز ہوا اور گھوڑے کی رفتار کو اس کے اڑتے بالوں سے ظاہر کر کے اسے پینٹ کیا گیا تھا "پرفیکٹ" معراج نے دل ہی دل میں مصور کو سراہا۔

"یا پھر میں یوں کہوں کہ....." ڈرامائی وقفہ۔

"تم خود ہی نہیں جانتے وہ لڑکی کون ہے۔" معراج کے تاثرات یکدم بدل گئے وہ سیدھا ہو کر بیٹھا اسے اس پینٹنگ سمیت سارا کمرہ ہی منحوس لگا، بالکل اچھا پینٹ نہیں کیا تھا مصور نے.......ہک ہاہ!

"میں واقعی ہی نہیں جانتا وہ کون ہے..... یہ (دل پر انگلی رکھی) نادان ضد کرتا ہے اسکی جیسے برسوں سے جانتا ہو اسے۔" وہ کسی ٹرانس میں کہے جا رہا تھا اور کمرے کی ہر شے کان بن گئی۔

"آج دوسری دفعہ دیکھا ہے اسے، مگر یوں لگتا ہے جیسے سالوں سے وابستگی ہو .... وہ روتی ہے تو اسکے آنسو میرے دل پر اترتے ہیں..... زخم اسے آتے ہیں تو روح میری چھلنی ہو جاتی ہے...... وہ سامنے آتی ہے تو سب بھول جاتا ہے، یاد رہتی ہیں تو بس اسکی بھوری ساحر آنکھیں۔" باسط نے گردن موڑ کر اسے دیکھا وہ کسی خیال میں گم، کہنیاں گھٹنوں پر رکھے ہاتھوں کو باہم جوڑ کر ان پر نظریں مرکوز کئے اپنا حال دل سنا رہا تھا۔

"یوں لگتا ہے جیسے اسکا اور میرا بہت پرانا ساتھ ہے....... شاید عالم ارواح کا، کیونکہ اس دنیا میں، میں نہیں جانتا وہ میری کون ہے۔"

"محبّت۔"

www.novelsclubb.com

معراج نے مڑ کر ڈاکٹر باسط کو ناسمجھی سے دیکھا۔

"محبت....وہ تمہاری محبت ہے معراج۔" اور اس انکشاف پر معراج کی دنیا ٹھہر گئی ،وہ جو اپنے دل کی ان سنی کر رہا تھا آج وہی بات کسی اور کے منہ سے سن رہا تھا.....ہونہہ پاگل کہیں کا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ابھی تو میں ایک دو دفعہ ہی ملا ہوں اس سے۔" وہ ان کمفرٹیبل سا ہو بیٹھا، "اتنی جلدی تھوڑی ہو جاتی ہے محبّت۔"

"کیوں برخوردار تم نے وہ انگریزی کا فقرہ نہیں سنا......love at first sight" محظوظ سا تاثر لئے بولے۔

"بڑھاپا آپ کے دماغ پر چڑھ رہا ہے۔"

"اپنے بوڑھا ہونے کی فکر کرو، میری عمر ہی کیا ہے، صرف پچاس سال...ہونہہ۔

"برا ہی منا لیا انکل نے تو۔

www.novelsclubb.com

''پچاس سال کے ساتھ 'صرف' لگاتے ہوئے شرم تو نہ آئی ہو گی.....ان سفید بالوں کا ہی بھرم رکھ لیتے کچھ۔'' وہ کہاں باز آنے والے تھا۔

''اسے ڈھلتی جوانی کہتے ہیں، بڑھاپا نہیں.....ویسے بھی اس عمر میں بھی میں تم سے زیادہ فٹ اینڈ ہینڈ سم ہوں۔'' وہ ابھی کوئی جواب دیتا کہ ایک نرس اندر آئی ،ڈاکٹر باسط سے کچھ کہتی واپس چلی گئی۔اس کے جاتے ہی معراج بھی اٹھا اور دروازے کو کھولنے کے لئے ناب پر ہاتھ رکھا، مگر ڈاکٹر باسط کی اگلی بات پر اسکے قدم زنجیر ہو گئے اور ناب پر رکھا ہاتھ ناب پر ہی رہ گیا۔

''اسے پینک اٹیک آیا تھا.......وہ PTSD کا شکار ہے۔''

...♡♡♡...

سنڈے مورننگز کی عام روٹین، دیر سے اٹھو، ناشتہ کرو اور باہر نکل جاؤ۔ایسی ہی کوئی صبح جعفر کیانی کے بنگلے میں اتری تھی۔دسمبر کی سرد ہواؤں کے ہنگم میں صبح

کی روشنی بنگلے کے اندر داخل ہوئی اور لاؤنج سے راستہ بناتی سیڑھیوں سے گزرتی بالائی فلور کے کمرے تک جا پہنچی۔ کمرے کا منظر واضع ہوا، شاہانہ کمرہ، جیسے بادشاہوں کی خواب گاہیں ہوتی ہیں، مخملی قالین، سفید اور گولڈن کے امتزاج سے بنے صوفے، بیڈ کے اوپر لگی ننھے غزال کی پینٹنگ اور کمرے کے وسط پر پڑے شاہی بیڈ پر اوندھے منہ سویا وہ شہزادہ، جس کا بخت فقیروں سے بدتر تھا، کیونکہ فقیر آزاد ہوتے ہیں اور وہ شہزادہ سونے کے پنجرے میں قید تھا۔

اوندھے منہ لیٹے وہ دنیا ومافیہا سے بے خبر سو رہا تھا اور دیر تک سونے کا ارادہ رکھتا تھا، مگر ہائے! بلا جو پال رکھا تھا نادان نے۔ سوزو کے ہوتے ہوئے عالیان جعفر لمبی نیند سوئے ایسے ممکن تھا بھلا؟

ذرا سے کھلے دروازے کو مزید دھکیلتے سوزو اندر داخل ہوا اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا بیڈ تک پہنچا، پھر رک کر اوپر دیکھا، ایک قدم پیچھے ہوا اور جھٹ سے بیڈ کے اوپر چھلانگ لگا دی اور اپنے ابا حضور کے بالوں کو چھیڑا پھر اس کے قریب کان کی لو

کو چاٹا، جس پر عالیان نے نیند میں کسمسا کر اسے پیچھے ہٹایا اور کروٹ بدل لی، جس پر سوزو بھی اس کے اوپر سے گزرتا دوسری کروٹ ہو گیا اور ''میاؤں.... میاؤں۔'' کی رٹ لگادی۔

عالیان نے بند آنکھوں کے ساتھ اسکی کمر کو سہلایا، پھر اسے اپنے پاس لٹا کر اپنے حصار میں لے لیا مگر اسکی 'میاؤں میاؤں' ہنوز جاری تھی۔ کوفت سے عالیان نے بلآخر اپنی آنکھیں کھولیں اور ایک بے بس سی نظر اس دو انچ کے بلے پر ڈالی جو معصوم سی آنکھیں نکالے اسکے جاگتے ہی بیڈ سے اترا اور بھاگ کر دروازے تک پہنچا، پھر رک کر پیچھے دیکھا۔ نیوی بلوٹراؤزر شرٹ میں ملبوس عالیان بیڈ سے اتر کر سلیپر زمیں پاؤں ڈالتا جھنجلاہٹ سے بولا، ''آرہا ہوں.....آرہا ہوں۔'' پھر جو نہی وہ آگے بڑھا تو سوزو بھی خوشی سے دم ہلاتا آگے بھاگا، اب منظر کچھ یوں تھا کہ سوزو آگے چلتا اور عالیان اس کے پیچھے سیڑھیاں اترتا۔ سوزو تھوڑا سا آگے جاتا پھر پیچھے مڑ کر ایک نظر عالیان کو دیکھتا کہ وہ واقع آرہا ہے یا نہیں، یہاں تک کہ وہ کچن کے

پاس پڑے سوزو کے فوڈ باؤل تک پہنچے۔اپنی منزل تک پہنچ کر خوشی سے دم ہلاتا سوزو عالیان کو دیکھ رہا تھا، جس نے کیبنٹ سے کھانا نکالا اور جھک کر اسکے باول میں ڈالا اور آلتی پالتی مارتا عالیان بھی وہیں دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور گھڑی پر وقت دیکھا جو صبح کے نو بجا رہی تھی۔

"پتا نہیں کونسی منحوس گھڑی تھی جب تمہیں صبح جلدی کھانا کھانے کی عادت ڈال دی تھی۔" دیوار کے ساتھ سر لگائے وہ آنکھیں موند گیا اور ساتھ سوزو بڑے مزے کے ساتھ اپنا ناشتہ انجوئے کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

سوزو کھانا کھا چکا تو وہاں سے چلا گیا، اسکے جاتے ہی عالیان بھی گھٹنوں پر ہاتھ رکھتا اٹھا اور آنکھیں مسلتا سیڑھیوں کی جانب بڑھا، ارادہ دوبارہ سونے کا تھا۔قدم پہلی سیڑھی پر رکھا اور نظر بھٹک کر لاؤنج میں پڑے صوفے پر گئی، وہ قدم واپس لیتا صوفے تک پہنچا، جہاں ذیشان آڑھا ترچھا لیٹا تھا، سر ڈھلک کر نیچے کو ہو رہا تھا۔ عالیان نے پہلے افسوس سے اسکی حالت دیکھی اور اسکے کمرے سے کمبل اٹھالیا،

اسے ٹیبل پر رکھتے وہ آگے آیا تاکہ اسے سیدھا کر کے لیٹا سکے مگر اس سے آنے والی حرام مادے کی بو سے اس نے کوفت سے ناک پر ہاتھ رکھا۔ آج وہ پھر نشے کی حالت میں گھر آیا تھا۔

اب تک عالیان کو اسکی ان حرکتوں کی عادت ہو چکی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر اسکے سر کے نیچے ہاتھ رکھ کر سیٹ کیا مگر اگلے ہی پل اسکی آنکھیں حیرت سی کھل گئیں، نیند بھک سے اڑی۔ اس نے ہاتھ اپنے سامنے کیا، آنکھیں مسلتے اسے بغور دیکھا، بار بار دیکھا، پھر اس جگہ کو دیکھا جہاں زیشان نے سر رکھا تھا۔ اسے اپنے ہاتھوں میں کپکپاہٹ محسوس ہوئی، وہاں خون تھا..... سرخ خون کے دھبے اسکی جان نکالنے کے لئے کافی تھے۔ اس نے فوراً زیشان کو جھنجوڑا، "بھائی!..... بھائی اٹھیں، آنکھیں کھولیں۔" جواب ندارد، عالیان نے اسکا سر اٹھا کر گود میں رکھا، اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ "بھائی یار کیا مزاق ہے اٹھیں........ آنکھیں کھولیں

یار کیوں ڈرا رہے ہیں مجھے۔" اسکی آواز رندھ گئی، اب وہ چیخ چیخ کر ملازم کو گاڑی نکالنے کا کہہ رہا تھا، پھر ایک منٹ کی بھی تاخیر کئے بغیر وہ اسے ہسپتال لے گیا۔

وہاں پہنچتے ہی زیشان کو سٹریچر پر ڈالا گیا، نرس کے ہمراہ اسے ایمرجنسی روم میں لے جایا جا رہا تھا۔

ڈسچارج پیپرز بنتے ہی آیت اور اورہان باہر نکلے، کوریڈور سے گزرتے آیت کی سرسری سی نظر سٹریچر پر لیٹے وجود پر پڑی، وہ چہرہ تو نہ دیکھ سکی مگر وہ نارنجی سلک شرٹ کچھ دیکھی دیکھی سی تھی، کلب کا منظر پھر سے ابھرنے لگا تو آیت نے سر جھٹکا وہ اورہان کو کل کا کوئی تاثر نہیں دینا چاہتی تھی۔ تمام سوچوں کو جھٹکتی وہ اورہان کی تقلید میں قدم بڑھانے لگی یہاں تک کہ وہ ہسپتال سے نکلتے گاڑی میں بیٹھ گئے۔

... ♡♡♡ ...

یزدانی ہاؤس کے مکینوں پر صبح اداس اتری تھی، شب خوابی کے شکار وہ لوگ بس اپنی بیٹی کی سلامتی مانگ رہے تھے۔

رات کو اورہان کو ہسپتال سے کال آئی تھی کسی ایمرجنسی پیشنٹ کی آمد کی، وہ قریب کے تقریباً سبھی ہسپتالوں میں اپنا نمبر لکھوا آیا تھا، اسی لئے اسے اطلاع کے لئے فون کیا گیا۔ آیت کے مل جانے پر اس نے سب سے پہلے گھر خبر سنائی کہ وہ ٹھیک ہے مگر پریشانی کے مارے یزدانی صاحب کو اسے دیکھے بغیر سکون کہاں ملنا تھا فوراً گاڑی نکالتے ہسپتال جا پہنچے اور ساری رات اس کے پاس بیٹھے کبھی اسکا ہاتھ چومتے تو کبھی پیشانی یہاں تک کہ صبح کا سورج طلوع ہو گیا۔

منظر کو اگر یزدانی ہاؤس کی جانب لے کر جائیں تو وہاں بھی حال کچھ الگ نہیں تھا۔ جائے نماز پر بیٹھی قدسیہ بیگم ہاتھ میں تسبیح تھامے ایک منٹ کے لئے بھی غافل نہیں ہوئیں، ہر پل وہ اپنی گڑیا کی سلامتی مانگتی رہیں اور آیت کے تکیے کو خود میں

www.novelsclubb.com

بھینچے تحریم کی سسکیاں اسکے کمرے میں گونج رہی تھیں۔وہ کبھی اسکی جگہ پر ہاتھ پھیرتی تو کبھی موبائل میں اسکی اور اپنی تصاویر دیکھنے لگتی۔

غم کی یہ شام لمبی تھی مگر گزر ہی گئی اور بلآخر آیت نے اورہان کے ہمراہ گھر میں قدم رکھا۔اندر داخل ہوتے ہی وہ سامنے کھڑے اپنے بابا کے سینے سے لگ گئی، آنکھوں سے آنسو اپنا راستہ بناتے گال پر لڑکھ گئے،اسے ایسے روتا دیکھ کر تحریم کی بھی سرخ آنکھیں دوبارہ نم ہو گئیں۔

"میں بہت ڈر......گئی تھی بابا۔" وہ مسلسل اسکی پیٹھ سہلا رہے تھے، پاس کھڑی قدسیہ بیگم نم آنکھوں کے ساتھ نجانے کیا کیا پڑھ کر اس پر پھونک رہی تھیں، پھر ملازمہ کو آواز دے کر آیت کا صدقہ دیا۔

"بس میرا بچہ اب سب ٹھیک ہو گیا ہے.....اب رونا نہیں، آپ کو پتا ہے نا آپ کے آنسو مجھے تکلیف دیتے ہیں۔" نرمی سے اسکے گال سہلاتے یزدانی صاحب نے اسکی پیشانی چومی تو قدسیہ بیگم آگے بڑھیں اور اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے

میں تھاما، پھر اسکے ہاتھ چومے، انکی آنکھیں سیر نہیں ہو رہی تھیں اسے دیکھ دیکھ کر
۔

"آیت! جاکر اب ریسٹ کرو تھوڑا......رضیہ آپ اسکے لئے فریش جوس بھجوا دیں اوپر۔" اورہان نے پہلی بات آیت سے جبکہ دوسری پاس کھڑی ملازمہ سے کہی۔

"ہاں میری بچی جاؤ، اب ریسٹ کرو اپنے کمرے میں۔" اورہان کی تائید کرتے قدسیہ بیگم بھی بولیں۔ کسی کی فون کال اٹینڈ کرتے یزدانی صاحب باہر جاچکے تھے جبکہ تحریم آیت کو لئے اسکے کمرے میں چلی گئی۔

"میں کھانا بنواتی ہوں، کسی نے کچھ نہیں کھایا کل سے... پھر میری بچی بھی نجانے کب سے بھوکی ہے۔" اورہان کچھ بولنے لگا کہ اسکی رنگ ٹون بجی، جیب سے فون نکالتے اس نے دیکھا "معراج کالنگ" لکھا نظر آرہا تھا۔

"میں یہ سن کر آتا ہوں۔" کہتے ہی وہ لاؤنج کے ساتھ بنے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا اور پیچھے قدسیہ بیگم کچن میں قدم رکھتیں اب ملازمہ کو ہدایت دیتی نظر آ رہی تھیں۔

"مل سکتے ہیں آج ہم؟" بغیر کسی تمہید کے معراج نے اپنا مدعا بیان کیا۔

"نہیں آج تو مشکل ہے..... گھر میں ایک ایمرجنسی ہو گئی تھی، کل ملیں؟"

"اٹس اوکے... کوئی مسلہ نہیں۔" سوئمنگ کلب سے نکلتے اب وہ اپنی گاڑی کی جانب جانے لگا۔

"سب خیریت ہے؟" وہ بیڈ پر بیٹھتا ٹانگ ہلاتا خود کو سامنے ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے میں دیکھ رہا تھا۔

"پتا نہیں...... کچھ بتانا تھا تمہیں۔" گاڑی سٹارٹ کرتے اس نے فون سپیکر پر لگا کر پیسنجر سیٹ پر رکھ دیا۔

"میں سن رہا ہوں بولو۔"

"نہیں ایسے نہیں مل کر بتاؤں گا۔" سیاہ مرسڈیز اب پارکنگ لاٹ سے نکل رہی تھی۔

"سب ٹھیک ہے نا معراج؟"

"ہاں ٹھیک ہے تم فکر نہ کرو..... تمہارے گھر سب ٹھیک ہے؟ کیا ہوا تھا؟"

"ہاں بس طبعیت خراب ہو گئی تھی کزن کی اور کوئی مسئلہ نہیں ہے...اٹس فائن ناؤ۔"

"شیور؟" گاڑی اب مین روڈ پر آگئی تھی۔

"یس مین۔" آنکھیں جھپکتے بولا جیسے وہ سامنے ہو اور اسے تسلی دے رہا ہو۔

"چلو ٹھیک ہے پھر کل بات ہوتی ہے.... خیال رکھنا سب کا۔"

"میں غافل ہو سکتا ہوں بھلا۔"

''ہاں یہ تو ہے۔'' دونوں کا قہقہہ بے ساختہ تھا اور پھر کال بند ہو گئی۔

کال بند کرتے اورہان نے فون بیڈ پر اچھالا اور خود بائیں جانب بنی وارڈ روب سے کپڑے نکالتا واشروم میں بند ہو گیا اور باہر شاور سے پانی گرنے کی آوازیں آنے لگیں اور کچھ ہی دیر میں وہ بالوں میں تولیہ رگڑتا، برگنڈی براؤن شرٹ کے ساتھ ٹراؤزر پہنے فریش سا باہر نکلا۔

بالوں کو خشک کرتے وہ ساتھ آئینے میں اپنا جائزہ بھی لے رہا تھا۔شب خوابی کی شکار بھوری آنکھوں میں سرخ لکیر کی ڈوری بنی تھی۔آخری دفعہ تولیہ گردن کے اوپر سے رگڑتے بیڈ پر پھینکا اور بالوں پر ہاتھ پھیرا تو گھنگریالے نم بال ماتھے سے آ ٹکرائے۔بیڈ سے موبائل اٹھا کر وقت دیکھتا وہ باہر لاؤنج میں آگیا جہاں قدسیہ بیگم کے ساتھ تحریم کھانا لگوا رہی تھی۔ سربراہی کرسی پر بیٹھے یزدانی صاحب آج کچھ خاموش سے تھے۔

www.novelsclubb.com

''آیت نہیں آئی؟ طبعیت ٹھیک ہے اسکی؟'' اپنی کرسی کھینچتے اس نے پوچھا، لہجے میں فکر کا عنصر صاف نمایاں تھا۔

''نہیں وہ اپنے کمرے میں ہیں کھانا تھوڑی دیر تک ہی کھائیں گی۔'' کہتی تحریم اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی، ہاں میں سر ہلاتا اورہان اپنی پلیٹ میں چاول نکالنے لگا۔

''تھوڑا وقت لگے گا اسے نارمل ہونے میں، اب سب اپنی نارمل روٹینز پر آجاؤ، تم لوگوں کو پریشان دیکھ کر وہ بھی پریشان ہو جائے گی۔'' برہمی سے کہتے یزدانی صاحب نے اپنا کھانا شروع کر دیا۔

... ♡♡♡ ...

www.novelsclubb.com

"چوٹ گہری نہیں تھی، پٹی کر دی ہے ڈاکٹر نے اب بس گھر نکلنے لگے ہیں۔" موبائل کو کندھے اور کان کے بیچ میں کرتے اس نے ٹراؤزر کی جیب سے والٹ نکالا اور کارڈ آگے بڑھا دیا۔

"ہوش دس پندرہ منٹ تک آگیا تھا اور ویسے بھی چوٹ کی وجہ سے بیہوش نہیں ہوا وہ۔" کوفت سے سر جھٹکے اس نے موبائل اب ہاتھ سے پکڑ کر گردن سیدھی کر لی۔ کارڈ مشین پر پاسورڈ ڈالتے اس نے ریسپشنسٹ کو دیا، ہسپتال کے ریسپشن پر معمول کی گہما گہمی تھی۔

"تھینک یو۔" کارڈ اور بل کی رسید لیتے وہ واپس ای آر (Emergency Room) کی جانب بڑھا۔

نیوی بلو کلر کا ٹراؤزر شرٹ پہنے، بکھرے بال لئے، راہداری سے گزرتے اب وہ دوبارہ فون کے پار شخص کی جانب متوجہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"میرا بس نہیں چل رہا تھا کہ زمین پھٹے اور میں اس میں سما جاؤں، جب ڈاکٹر نے مجھ سے بولا کہ بھائی نشے میں ہے اس لئے ہوش میں نہیں ہے۔" سخت بے زاریت سے کہتا ہال نما ER میں داخل ہوا، جہاں دونوں طرف قطار میں بیڈ لگے ہوئے تھے۔

"لکی چارم! آجائیں یار پاکستان، چھوڑ دیں ضد... بہت اکیلا ہوں میں یہاں۔"

"پاکستان مجھے راس نہیں آتا عالیان۔" مقابل کی وہی وضاحت۔

"ضروری تو نہیں ہر بار ایسا ہو....... جو حقیقت عیاں ہونی تھی ہو گئی، اب چھوڑ دیں ضد۔"

www.novelsclubb.com

"آئی تو تھی پچھلے سال، یاد نہیں کیسے دل توڑ کر بھیجا تھا تمہارے پاکستان نے۔"

عالیان نے لب بھینچتے زمین کو گھورا، شاید وہ اب پھٹ جائے اور ان تلخ یادوں سے کنارا مل جائے۔

''جو قیامت ہم پر ٹوٹنی تھی ٹوٹ گئی.....آ جائیں۔''ہال کے وسط میں کھڑا، نظریں جھکائے وہ بے بس سا بچہ معلوم ہو رہا تھا۔بیڈ نمبر چھ پر ڈرپ ختم ہونے کے انتظار میں بیٹھا، سر پر سفید پٹی کئے زیشان بھی اب اسے ہی دیکھ رہا تھا اور جانتا تھا وہ کس سے بات کر رہا ہے۔صرف ایک شخص سے ہی بات کرتے اسکی یہ کیفیت ہوتی تھی،اسکے لکی چارم سے۔

''کیا پتا کوئی اور قیامت میری منتظر، میری تاک لگائے بیٹھی ہو۔''عالیان نے سر اٹھایا تو نظریں زیشان سے جا ملیں،وہ آنکھیں بول رہی تھیں،وہ کہہ رہی تھیں کہ عالیان وہ نہیں آئے گی۔

www.novelsclubb.com

اور عالیان کے لکی چارم نے آنے سے انکار دیا،رابطہ ٹوٹ گیا اور عالیان کرچیاں سمیٹتے زیشان تک آیا، جس کے بائیں ہاتھ پر لگی ڈرپ نرس اتار رہی تھی۔

ڈرپ اترتے ہی زیشان اٹھ کھڑا ہوا،عالیان کا کندھا تھپتھپاتا ER سے باہر نکلتا چلا گیا۔سیاہ آنکھوں والا لڑکا بھی پلٹا اور وہاں سے باہر نکل گیا۔شاید اسکا مکتوب بھی

اسکی آنکھوں کی طرح سیاہ تھا.....وہ سیاہ جس میں کوئی دوسرا رنگ نہیں سما سکتا تھا اگر سماتا تو وہ بھی سیاہ بن جاتا......سیاہ اندھیرا تھا......سیاہ خوف کا رنگ تھا ....سیاہ اکیلا پن تھا، وہ اکیلا پن جو اس سیاہ آنکھوں کے مکتوب میں تھا۔

...

...♡♡♡

تقریباً دو گھنٹے کی مسافت کے بعد معراج اپنی مطلوبہ لوکیشن پر پہنچا اور گاڑی سائیڈ پر پارک کرتے نیچے اترا۔کالی شلوار قمیض کی جگہ اب بلیک شرٹ نے لے لی تھی، جس پر موسم کی مناسبت سے نیلی جینز کی جیکٹ تھی، جس کا کالر سفید کھال نما تھا ۔سرمئی آنکھوں پر گلاسز پہنتا وہ آگے بڑھا جہاں آج کانسرٹ ہونا تھا۔کھلے میدان

کے آگے بنا سٹیج، اونچے اونچے ڈیکز اور پارٹی لائٹس، یقیناً کانسرٹ دیر تک رہنا تھا اسی لئے رات کو مصنوعی روشنی کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

معراج نے آگے بڑھ کر ایک لڑکے کا کندھا تھپتھپا کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا جو گٹار میں کوئی دھن بجانے میں محو تھا۔

"آہ! میں بہت نروس ہوں معراج، پہلا کانسرٹ ہے میرا۔" پھٹی جینز پر بھوری لیدر کی جیکٹ میں ملبوس لڑکے نے سر اٹھایا۔

"ہر چیز کا ایک فرسٹ ٹائم ہوتا ہے۔" اس کے پاس بیٹھتے وہ بولا اور نظر ارد گرد دوڑائی، ابھی صرف انتظامیہ اور دوست آئے تھے جو سارا انتظام دیکھ رہے تھے۔ کانسرٹ چار بجے کے بعد تھا جس کو ابھی تین گھنٹے باقی تھے۔

"چلو تم پریکٹس کرو روک سٹار، میں باقیوں کو دیکھتا ہوں۔" اسکے شانے پر ہاتھ رکھتا وہ اٹھ کھڑا ہوا جس پر گٹار تھامے شخص نے محض ہاں میں سر ہلایا اور کوئی دھن بجانے لگا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

... ♡♡♡ ...

چند ہی نوالے کھاتے انکا دل بھر گیا تو نیپکین سے ہاتھ صاف کرتے وہ اٹھے اور کچن سے ٹرے اٹھا کر واپس ڈائننگ ٹیبل تک آئے، پانی کا گلاس بھرا اور پلیٹ میں چاول نکالنے لگے۔

ٹیبل پر موجود ہر شخص انہیں ہی دیکھ رہا تھا، تحریم نے آگے بڑھ کر پلیٹ تھامنے چاہی،

"بابا میں ڈال دیتی ہوں۔" انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا تو وہ واپس پیچھے ہوتے اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔ کھانے کی ٹرے تھامے یزدانی صاحب سیڑھیاں چڑھتے ہوئے آیت کے کمرے کے باہر رکے، پھر ٹرے کو ایک ہاتھ میں پکڑتے دوسرے سے دروازہ ناک کیا تو آیت کی کمزور سی "آ جائیں" کی آواز پر آہستہ سے دروازہ کھولتے اندر آئے تو نیم اندھیرے نے انکا استقبال کیا، کمرے میں واحد

روشنی بالکونی سے آتی ہلکی سی سورج کی کرن تھی جو اب بادلوں کی اوٹ میں چھپ چکا تھا۔

کھانے کی ٹرے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے انہوں نے پہلے لائٹس آن کیں، جس پر آیت اٹھ بیٹھی، ”بابا آپ.....مجھے بلا لیا ہوتا۔“ وہ ٹرے لیتے اس تک آئے۔

”بس دل کر رہا تھا آج اپنی بیٹی سے باتیں کرنے کا۔“ کہتے انہوں نے چاولوں کا چمچ بھرا اور آیت کی طرف بڑھایا جس پر اس نے بغیر کسی مزاحمت کے کھا لیا۔

”جانتی ہو جب زینی ناراض ہوتی تو کیا کرتی تھی؟“ آیت نے نفی میں سر ہلایا اور وہ اگلا چمچ بھرتے اسے کھلانے لگے۔

”کیا کرتی تھیں ماما؟“ اگلا نوالہ آیت کی طرف بڑھایا۔

”اسی طرح خود کو کمرے میں بند کر لیتی تھی۔“

www.novelsclubb.com

"پر میں تو..." اسکی بات کاٹتے انھوں نے اپنی بات جاری رکھی، "اور کھانا بھی نہیں کھاتی تھی۔" آیت نے انہیں دیکھا۔ ہمیشہ وہ زینب کے ذکر سے اجتناب برتتے تھے، انکا ذکر انہیں بے چین کرتا تھا، انکے زخم ہرے کر دیتا تھا مگر آج.....

آج وہ خود اپنی زینی کا ذکر کر رہی تھے۔

"پھر جب تک میں اسے اسی طرح (چاولوں سے بھرا چمچ آیت کو کھلایا) خود نہیں کھلاتا تھا، وہ کھانے کو ہاتھ نہیں لگاتی تھی.......بہت ضدی تھی۔" سر جھکا کر وہ ذرا سا مسکرائے، اسکی یادیں حسین تھیں۔

"اور اسکی دیکھا دیکھی آپ بھی کھانا چھوڑ دیتی، کہ بابا مجھے بھی کھلائیں۔" آیت کی آنکھیں اب نم ہو رہی تھیں اور ہونٹوں پر افسردہ سی مسکراہٹ لئے وہ اپنے بابا کو ہی دیکھ رہی تھی۔

"میں زینی کا ذکر اسی لئے نہیں کرتا کیونکہ وہ تو مجھے چھوڑ کر کبھی گئی ہی نہیں۔" وہ اب پلیٹ میں چمچ ہلانے لگے، "وہ آپکی صورت میں ہمیشہ میرے پاس ہے۔"

"گرم پانی کی لکیر آیت کی آنکھ سے راستہ بناتی رخسار پر آگئی، "وہی ضد، وہی عادات.......وہی بولنے کا دھیما انداز۔" آیت کے آنسوؤں میں روانی آگئی۔ ٹرے کو سائیڈ پر کرتے انہوں نے آیت کا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں تھاما اور انگھوٹے سے اسکے آنسو صاف کیئے۔

"آپ جانتی ہیں آپ نے یہ آنکھیں بھی زینی سے لی ہیں....ان پر ظلم مت کریں ،ان آنکھوں میں آنسو مجھے تکلیف دیتے ہیں۔" وہ اپنے بابا کے سینے سے لگ کر زار و قطار رونے لگی۔اس حصار میں ٹھنڈک تھی، سکون تھا، تحفظ تھا۔یزدانی صاحب نے اسے اپنا بوجھ ہلکا کرنے دیا،ابھی اسکے باپ کا کندھا میسر تھا اسے۔آنسوؤں میں ٹھہراؤ آیا تو پیچھے ہٹی، پھر نرمی سے یزدانی صاحب نے اسکے بال سہلائے، "کس سے ناراض ہے میرا بچہ ؟خود سے یا قسمت سے ؟" آیت نے نفی میں سر ہلایا اور آنسو صاف کیئے۔

www.novelsclubb.com

”زندگی کے سفر میں ایک بار ضرور ابراہیم بننا پڑتا ہے آیت۔“ انکے لہجے کا ٹھہراؤ برقرار تھا، "میرے لئے زینب، اسماعیل تھی...... جس پر مجھے اللہ کی رضا پر صبر کرنا تھا۔“ ایک ابراہیم آج اپنی کہانی سنا رہا تھا، ”مشکل تھا، کٹھن تھا۔ میں کتنا عرصہ اسکے لکھے مکتوب پر شکوے کرتا رہا...... صبر تھا کہ آہی نہیں رہا تھا۔“ آنسو خشک ہو گئے، ہر کہانی کا ایک ابراہیم تھا اور ہر ابراہیم کی اپنی کہانی، وہ خاموش ہو گئے۔

”پھر جب اسکی رضا میں، میں نے اپنے اسماعیل کو جانے دیا تو مجھے صبر آگیا۔“ انہوں نے آیت کے گال پر ہاتھ رکھا، ”صرف صبر ہی نہیں، آپکی صورت میں اللہ نے مجھے زم زم بھی عطا کیا۔“ باہر عصر کی اذانیں گونجنے لگیں اور شام آہستہ آہستہ ڈھلنے لگی۔ "آزمائشیں ہمارا مکتوب ہیں، ان پر شکوہ نہیں کرنا...... اللہ سے صبر مانگنا میرا بچہ، وہ اپنے سامنے اٹھے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتا، وہ تمہیں تمہارے حصّے

www.novelsclubb.com

کازم زم ضرور عطا کرے گا۔" باہر 'حی علی الفلاح' کی گونج کانوں میں رس گھول رہی تھی، بشر کو کامیابی کی طرف بلایا جارہا تھا۔

"اٹھو شاباش، نماز پڑھو..... دلوں کا سکون اسکے ذکر میں ہی رکھا ہے۔" اسکے سر پر ہاتھ رکھتے وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔آیت نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا، تشکر بھری نگاہ، "تھینک یو بابا۔"

"میری پیاری بیٹی!" مسکرا کر اس کے سر پر بوسہ دیتے وہ کمرے سے باہر چلے گئے اور خود کو بستر سے آزاد کرتی آیت وضو کی نیت سے واشروم کی جانب بڑھی، یہ اپنے رب کی طرف لوٹنے کا وقت تھا۔

... ♡♡♡ ...

کانسرٹ اپنے عروج پر تھا، دو تین سنگرز تھے جو باری باری گانا گاتے اپنا ذوق دکھاتے اور دو سو لوگوں کا مجمہ انہیں سن کر سراہتا، ہوٹنگ کرتا۔اس سلسلے میں

کب ظہر سے عصر اور عصر سے مغرب آ پہنچی احساس ہی نہیں ہوا۔آذان کی آواز قریبی مسجد میں بلند ہوئی تو کسی کے کہنے پر میوزک میں دو منٹ کی بریک لی گئی اور پھر زور و شور سے وہی تماشا شروع ہو گیا۔

ہر گانے کے بعد audience سے کوئی ایک بندہ اسٹیج پر آتا اور گانے پر اپنی رائے دیتا گلوکار کو سراہتا اور سارا میدان تالیوں سے گونج اٹھتا۔ایک اور گانے کی پرفامنس کے بعد معراج نے مائک اٹھایا،"اب کون آنا چاہتا ہے اسٹیج پر...... anyone؟"اور مجمعے کی سائیڈ سے ایک نوجوان آتا نظر آیا سکن شلوار قمیض ،بازو کے کف مڑے ہوئے اور خوبصورت نقوش کے ساتھ صاف پُر اطمینان چہرے پر ہلکی سی بیرڈ، وہ دیکھنے سے لگ بھگ بائیس تئیس سال کا لگ رہا تھا۔معراج کو پہلی نظر میں وہ بہت اٹریکٹ کیا، مگر وہ اس حلیے میں کانسرٹ آیا تھا یہ بات معراج کو کچھ عجیب سی لگی۔

www.novelsclubb.com

وہ معراج تک پہنچا تو معراج نے اسے مائک تھمایا۔وہ لڑکا مائک تھامتا سنگرز کی جانب مڑا پھر ایک نظر مجمعے کو دیکھا اور بولنا شروع کیا، سب اسکے تعریفی الفاظ کے انتظار میں اس کی طرف متوجہ تھے۔

"میں ابھی ادھر ہی ساتھ والی مسجد سے مغرب کی نماز پڑھ کر آرہا ہوں۔" ہاتھ کے اشارے سے مسجد کے مینار کی جانب اشارہ کیا، معراج نے حیرت سے اسے دیکھا۔اسکو تو یہ تک معلوم نہ تھا کہ کچھ منٹ پہلے ہونے والی آذان مغرب کی تھی۔

"آپ لوگوں کے اس گانے کی آواز مسجد تک آرہی ہے اور میں یہاں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرنے آیا ہوں۔" سب نے حیرت سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ کی وجہ سے ہماری نماز تباہ ہو گئی۔"

ایک افسوس بھری نظر ان پر ڈالتا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا انکے کانسرٹ کی بنائی حدود سے باہر نکل گیا اور پیچھے سناٹا چھا گیا، موت سا سناٹا۔

"اٹس اوکے گائیز..... یہ مذہبی لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں، دوسروں کو جج کرنے والے۔" کراؤڈ میں ایک بار پھر شور مچ گیا اور سنگر نے مائک تھام کر گانا شروع کر دیا مگر ایک شخص تھا جو اب بیزار ہو گیا تھا اور وہ معراج درانی تھا۔ کچھ لمحے کے لئے اسے اس جگہ سے کوفت محسوس ہوئی پھر وہ اسٹیج سے اترتا باہر جانے لگا۔

"معراج! کیا ہو گیا ہے یار۔" پیچھے سے آواز لگائی گئی۔

"بس میرا دل نہیں رہا اب، تم لوگ انجوائے کرو۔" وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا اور پیچھے سے وہ لوگ آوازیں دیتے ہی رہ گئے۔

گاڑی میں بیٹھے معراج نے اپنی جیکٹ اتاری اور ضبط سے آنکھیں میچتے گہرا سانس لیا پھر گاڑی سٹارٹ کرتا وہ اس جگہ سے دور نکل گیا۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ کی وجہ سے ہماری نماز تباہ ہو گئی۔"

اس نے گاڑی کی رفتار بڑھا دی۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ کی وجہ سے ہماری نماز تباہ ہو گئی۔"

ماتھے پر ٹھنڈے پسینے نمودار ہونے لگے۔ وہ الفاظ کسی آسیب کی طرح اس کے ساتھ چمٹ گئے تھے۔ ایک گھنٹے کی مسافت کے بعد وہ گھر پہنچا۔ گھڑی کے ہندسوں پر اب رات کے آٹھ بج رہے تھے۔ اپنے کمرے میں داخل ہوتے اس نے ہاتھ میں پکڑی جیکٹ دیوان پر پھینکی اور موبائل بیڈ پر اچھالتے وہ واشروم میں کپڑوں سمیت شاور کے نیچے کھڑا ہو گیا۔

ٹھنڈا یخ پانی بھی اسکے اندر کی آگ کو بجھانے میں ناکام ثابت ہو رہا تھا۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ کی وجہ سے ہماری نماز تباہ ہو گئی۔"

شاور سے نکلتا وہ وارڈروب کی جانب بڑھا اور آرام دہ ٹراؤزر نکالتا چینج کرنے لگا اور بالوں کو خشک کئے بغیر وہ بیڈ پر گرنے کے انداز سے لیٹا، نظریں اس بند پنکھے پر مرکوز تھیں۔

”آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ کی وجہ سے ہماری نماز تباہ ہو گئی۔“

کیا وہ برائی کی اس حد تک چلا گیا تھا کہ اسکی وجہ سے دوسروں کی نمازیں تباہ ہونے لگیں؟ اس نے ایسا تو کبھی نہ چاہا تھا، وہ اتنا برا تو نہیں تھا۔

انہیں سوچوں میں اسے وہ بھوری آنکھیں نظر آئیں، اسکی دی گئی شال کو سر پر لپیٹتی بھوری آنکھیں۔ کیا وہ حجاب کرنے لگی تھی؟ اسکی آنکھوں میں حیا تھی، کل بھی اور دو سال پہلے بھی، شائد معراج کی طرح وقت اس کے ساتھ بھی اچھا نہیں رہا۔

”اسے پینک اٹیک آیا تھا.......وہ PTSD کا شکار ہے۔“ ڈاکٹر باسط کے ساتھ کل ہونے والی ملاقات یاد آئی۔

”اسے ماضی کے فلیش بیکس آتے ہیں، وہ موو آن نہیں کر پا رہی۔“ معراج ان کے پاس واپس آ بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

"اسے تھیراپی کی ضرورت ہے، ورنہ یہ وقت کے ساتھ ساتھ زیادہ severe ہو جائے گا۔"

"کتنا...severe....ہو سکتا ہے؟" اسے اپنی آواز کسی خلا سے آتی محسوس ہوئی۔

"اتنا کہ وہ ماضی اور حال میں فرق نہیں کر سکے گی۔" معراج کے سارے الفاظ ختم ہو گئے۔

"معراج ایسا کیا ہوا ہے ابھی جو وہ اس حالت میں ہے۔" انہوں نے برہمی سے پوچھا۔

"میں نہیں جانتا.....میں نہیں جانتا۔" وہ میکانکی انداز میں سر ہلا رہا تھا۔

"کچھ تو ہوا ہے معراج، جو ٹراما ٹریگر ہوا ہے......وہ کہاں تھی معراج؟"

www.novelsclubb.com

"وہ مجھے....وہاں ملی تھی،ایسالگ رہاتھاجیسے اسے کسی کاڈر ہے،کوئی اسکے پیچھے ہے ......وہ خوفزدہ تھی۔"

"کہاں معراج.......کہاں ملی تھی وہ تمہیں؟"بغوراسکے بدلتے تاثرات کودیکھتے وہ بولے۔

"کہاں......"جھٹ سے اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا وہ فوراًوہاں سے اٹھتا دروازے کی جانب بڑھا،پھر پیچھے مڑ کرڈاکٹر باسط کودیکھا،"اسکوہوش آتے ہی اسکے گھر والوں سے کنٹیکٹ کریں اور پلیز انہیں کچھ مت بتائیے گا۔"

"پھر وہ پوچھیں گے کہ ہماری بیٹی یہاں کیسے آئی توکیاجواب دونگامیں؟ہاں؟"

آئبروزاٹھاکرحیرت سے اسے دیکھاجس پر معراج گردن دائیں جانب گراتا اکتاہٹ سے بولا،"کچھ بھی کہہ دینایار......کہہ دیجئےگاکہ ایکسیڈنٹ ہو تھا ،ایمرجنسی میں کوئی آدمی لے آیاتھا۔"کہتاوہ باہر نکل گیاریسپشن پر جاتے اس نے اپناکارڈرکھا۔

"یہ جو ابھی پیشنٹ آئی تھی میرے ساتھ ان کے چار جز۔"

"او کے سر میں بل چیک کرتی ہوں انکا۔" پروفیشنل انداز میں کہتی وہ سامنے کمپیوٹر پر اسکا ڈیٹا چیک کرنے لگی۔

"اور کائینڈلی انکو ایک اسکارف پہنا کر وہ شال سائیڈ پر کر دیں۔" وہ جانے کے لئے مڑا تو ریسپشنسٹ نے اسے آواز دی، "سر...؟"

"اسکارف کی پیمنٹ کارڈ سے لے لیں۔" وہ واپس مڑا تو دوبارہ پکار پر پلٹا، "میں ذرا جلدی میں ہوں پلیز۔"

"سر وہ آپکی شال اور کارڈ؟"

"ڈاکٹر باسط کے آفس میں رکھ دیں۔" کہتا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا اور سڑکوں پر وہ سیاہ مرسیڈیز جس سپیڈ سے آئی تھی اسی سپیڈ سے جاتی نظر آئی۔

www.novelsclubb.com

اسی کلب کے سامنے گاڑی روکتے معراج غصے سے باہر نکلا، زور سے دروازہ مارتا اندر کی جانب بڑھا اور پارٹی لائٹس میں ارد گرد نظر دوڑاتے اسے وہ بلآخر نظر آ گیا، نشے میں دھت ایک دوسرے کی باہوں میں جھولتے لڑکے لڑکیوں کے درمیان صوفے پر بیٹھا۔

اس تک پہنچتے معراج نے گردن سے دبوچ کر کھڑا کیا، سرمئی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھیں اور گڑبڑا کر معراج کو دیکھ کر نشے میں بھی اس کے ہوش لوٹ آئے، ''معر...اج کیا ہوا....ہے۔''

''اس لڑکی کو یہاں لانے کی جرت کیسے ہوئی تمہاری۔'' غصے میں گرجتی آواز سے اسکے اوسان خطا ہو گئے۔

''کون.....لڑکی.....نگین....وہ طوائف ہے، خود آئی تھی۔'' ہکلاتا وہ بولا کیونکہ معراج کے پاس اس نے نگین کو ہی بھیجا تھا کیا معلوم تھا اتنی گڑبڑ ہو جائے گی
۔

''اسکی بات نہیں کررہامیں.....وہ معصوم جسے تم خود لائے تھے۔''اسکی آنکھوں سے الاؤ دہک رہے تھے جو سامنے والے کو راکھ کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔

''میں......نہیں جانتا۔''اسکو گریبان سے کھینچتے وہ سیڑھیاں چڑھنے لگا۔اوپر پہنچتے ہی اسے زور سے زمین پر پٹخا جس پر وہ سسک کر رہ گیا۔

''یہیں کہیں تھی وہ....بتاؤاب کون لایا تھا اسے اگر تم نہیں لائے تھے تو۔''آواز لمحہ بہ لمحہ گرج دار ہوتی جارہی تھی۔

اس نے خوف سے راہداری میں بنے تینوں کمروں کو دیکھا، تیسرے کمرے کے علاوہ پہلے میں زیشان تھا اور کوئی نہیں آیا تھا آج،''یہ.....یہاں۔''کانپتی آواز کے ساتھ اس نے پہلے کمرے کی جانب اشارہ کیا،''زیش آیا تھا بس۔''

''زیش کون؟''

''میں نہیں جانتا اسے....وہ بس کبھی کبھی آتا ہے اور اسی کمرے میں رکتا ہے۔''

لمحے کا توقف کئے بغیر معراج اس کمرے میں گیا۔بیڈ کے سامنے قالین پر کانچ کے بکھرے ٹکڑے پڑے تھے اور آدھا ٹوٹا گلدان بھی وہیں تھا،اس نے جھک کر اسے اٹھایا وہاں خون تھا، پھر قالین پر غور سے دیکھا وہاں بھی دھبے واضح ہونے لگے، وہ اٹھنے لگا کہ نظر بیڈ کے نیچے گئی وہاں کوئی کپڑا تھا۔ معراج نے آگے بڑھ کر وہ کپڑا کھینچا تو وہ نکلتا چلا گیا، وہ سفید اور فیروزی کے امتزاج کا دوپٹہ تھا۔اسے پکڑتا معراج اٹھا اور ہاتھ پر باندھنے کی صورت میں اپنے بائیں ہاتھ پر لپیٹا اور باہر نکل آیا۔ایک سخت نظر اس آدمی پر ڈالی اور کلب سے باہر نکل گیا۔

رات کے اندھیرے اب گہرے ہو چکے تھے۔اسلام آباد کی سڑکوں پر سٹریٹ پولز پر مصنوعی روشنیاں جل اٹھی تھیں اور ان روشنیوں کے بیچ روڈ پر چلتی سیاہ مرسیڈیز میں بیٹھے معراج نے وقت دیکھا 'بارہ بج کر دس منٹ' اور ڈاکٹر باسط سے اسکی خیریت معلوم کرتا گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔اسکے گھر والے آ چکے تھے اس کے پاس تھے،اب معراج ہالہ کے لئے مطمئن تھا۔

www.novelsclubb.com

گھر میں داخل ہوتے ہمیشہ کی طرح خاموشی نے اسکا استقبال کیا۔ قدم قدم چلتا وہ کچن تک گیا اور پانی کی بوتل منہ سے لگاتے اپنی پیاس بجھائی اور کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ اسکی چال میں اب سستی تھی۔

دروازہ کھولتے وہی سیاہ کمرا اسکا منتظر تھا، آگے بڑھتے وہ واک ان کلوزٹ میں گیا اور وارڈروب کھولتے بہت احتیاط سے اس دوپٹے کو تہہ کرتے رکھا اور آکر بیڈ پر لیٹ گیا۔

کل کا منظر ماضی کی کتابوں میں قید ہوتا ہوا میں تحلیل ہو گیا اور آج پھر وہ یونہی نم بالوں کے ساتھ بیڈ پر لیٹا معراج اٹھا اور وارڈروب سے وہ دوپٹہ نکالتا بیڈ تک آگیا، اس دوپٹے کو چہرے تک لاتے اسکی خوشبو محسوس کرنا چاہی، مگر حیادار لڑکیاں خوشبو لگا کر نہیں نکلتیں، اس لئے اس دوپٹے میں خوشبو نہیں اسکے لمس کا احساس تھا، عقیدت سے اپنے لبوں سے لگاتے معراج نے فون اٹھایا، نو بج رہے تھے

www.novelsclubb.com

مطلب وہ جاگ رہا تھا، نہ بھی جاگتا تو بھی اسے معراج کے لئے جاگنا پڑتا، دوستی میں نیند ضروری نہیں ہوتی، دوست ضروری ہوتا ہے۔

رنگ جاتی رہی اور اگلے ہی پل "ہیلو" کی آواز آئی۔

"وہ بدل گئی ہے اورہان۔"

"کون؟" اسے معراج کی حالت پر شبہ ہوا۔

"میں اس سے ملا تھا، وہ پہلے جیسی نہیں ہے۔" معراج بات کرتا بیڈ پر لیٹ گیا۔

"کون؟.....ہالہ.... تم ہالہ سے ملے ہو معراج؟" وہ حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ بیڈ پر اٹھ بیٹھا۔

"اس نے خود کو بدل لیا ہے، وہ اتنی اچھی ہو گئی ہے کہ اب میں اچھا نہیں رہا۔"

"کیا مطلب؟" اورہان کی ساری خوشی جھاگ کی مانند بیٹھ گئی۔

"وہ بہت پاکیزہ ہے اورہان، اسکی آنکھوں میں حیا دیکھی ہے میں نے.....اس نے خود کو اللہ کے لئے بدل لیا ہے۔ وہ خود کو اللہ کی رضا کے لئے ڈھانپتی ہے تو اللہ اسکا پردہ اترنے نہیں دیتا، چاہے اسے مجھ جیسا گناہگار ہی کیوں نہ بھیجنا پڑ جائے۔" اسکا لہجہ بکھر گیا تھا جیسے اندر تک ٹوٹ گیا ہو جسکی کرچیوں کی آواز اورہان تک کو سنائی دی۔

"معراج!" وہ اورہان کا بیسٹ فرینڈ تھا، اتنی آسانی سے بکھرنے نہیں دے گا وہ اسے، "ہر کسی کی اپنی کہانی ہوتی ہے.....اسکی اپنی ہے اور تمہاری اپنی، خود کو اسکے ساتھ کمپیئر مت کرو۔"

www.novelsclubb.com

"تم جانتے ہو میں کون ہوں اورہان؟" اسکی آواز میں آج شکست تھی، "میں وہ ہوں جسکی وجہ سے لوگوں کی نمازیں تباہ ہوتی ہیں۔"

"آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ کی وجہ سے ہماری نماز تباہ ہو گئی۔" فقرہ پھر سے ذہن میں گونجنے لگا۔

"کس نے کی ہے یہ بکواس تم سے۔" آواز سے غصہ جھلک رہا تھا، فون کے پار بھی وہ محسوس کر سکتا تھا کہ وہ اٹھ کھڑا ہوا ہے۔

"یہ میرا آئینہ مجھ سے کہہ رہا ہے۔" وہ اٹھ بیٹھا تو سامنے ڈریسنگ ٹیبل پر اسکا عکس نمودار ہوا، تھکی سی سرمئی آنکھیں، سترہ سال کی نفرت کا بوجھ اٹھائے وہ جھکے ہوئے کندھے۔

"آئینہ اکثر دھندلا جاتا ہے۔" وہ اسے بکھرنے نہیں دے گا یہ طے تھا۔

"ہر آئینہ دھندلا نہیں ہوتا...... وہ وہی دکھاتا ہے جو اسکا اصل ہوتا ہے اور ایک وقت آتا ہے جب انسان کو اسکا اصل نظر آنے لگتا ہے۔" دونوں جانب خاموشی چھا گئی، یہی تو چاہتا تھا اور ہان کہ معراج گمراہی سے نکل آئے پھر کیوں اسکا اظہار تکلیف دے رہا تھا۔ کیوں اندھیرے سے نکل کر روشنی میں چندھیاتی اسکی آنکھیں چبھ رہی تھیں، کیوں اسکا دل چاہ رہا تھا اسے سیاہ دکھانے والے ہر آئینے کو توڑ کر رکھ دے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"شاید میرے آئینے کی دھندلاہٹ ختم ہو رہی ہے اور جیسے جیسے یہ مجھے میرا عکس دکھا رہا ہے مجھے خود سے گھن آ رہی ہے۔" سرمئی آنکھیں نم ہونے لگیں اور دوسری جانب اورہان کی بھوری آنکھیں ایک نقطے پر جم گئیں جیسے دوبارہ پلک جھپک نہیں پائیں گی۔

فون کال جاری رہی، نہ بات کرنے کی ہمت تھی نہ بند کرنے کی پھر کچھ لمحے بیتے اور ایک گھنٹے بعد لائن کٹ گئی۔

" connection lost "

("انسان اور اللہ کے بیچ فرق نہیں رشتہ ڈھونڈتے ہیں۔"

"وہ رشتہ جو الف کی طرح سیدھا ہے جس کے ایک سرے پر اللہ ہے اور دوسرے پر انسان، یہ رشتہ ایک نون ہے جس کا نقطہ اللہ ہے اور اسکے گرد گھومتی انسان کی زندگی۔

"اگر انسان سے زندگی کے گرد گھومتے گھومتے وہ نقطہ کھو جائے، الف کا سرا چھوٹ جائے تو اللہ کیا کرے؟"")

کیا اس سے وہ نقطہ کھو گیا تھا؟ کیا اس نے الف کا سرا چھوڑ دیا تھا۔

("ڈھونڈو معراج کہاں گیا وہ احمد کا اللہ؟ وہ اب بھی یہیں ہے۔" اسکے دل کے مقام پر شہادت کی انگلی رکھی۔)

اس نے بے ساختہ دل کے مقام پر ہاتھ رکھا مگر وہ یہاں کیسے ہو سکتا تھا بھلا؟

"تمہارے دل میں ہے، تم لاکھ انکار کرو مگر وہ یہاں بسا ہوا ہے......بس تمہیں ڈھونڈنا ہو گا۔"

لفظوں کا کھیل جاری ہو گیا، وہ سوال کرتا گیا اور ماضی کے جملے جواب لوٹاتے رہے، آوازیں گڈمڈ ہونے لگیں، وہ سائیڈ ٹیبل تک گیا، نیند کی گولیاں نکالیں اور بغیر پانی

www.novelsclubb.com

کے انہیں پھانکتا بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گیا نیند کی وادیوں میں اترنے سے پہلے آخری فقرہ گونجا،

"آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ کی وجہ سے ہماری نماز تباہ ہو گئی۔"

...♡♡♡...

آہستہ سے کمرے کا دروازہ کھولتے تحریم اندر داخل ہو رہی تھی، بغل میں اپنے آدھے قد کے برابر پنک پینتھر کارٹون کا سٹف ٹوئے دبوچے بائیں ہاتھ میں ایک کتاب اٹھائے ہوئے تھی۔ سپنج باب کارٹون کے پرنٹ والا لیمن نائٹ سوٹ پہنے اس نے آہستہ سے دروازہ بند کیا اور آیت کے بیڈ پر آبیٹھی۔

آیت جو کمرے میں جلتی زرد روشنی میں بیڈ پر لیٹی، آنکھوں پر بازو رکھے کن اکھیوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی، یوں اپنے بیڈ پر دراز ہوتے دیکھ کر اسکی طرف کروٹ لیتے کہنی کے بل اٹھی۔

"جی...؟" سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جس پر تحریم نے معصومانہ شکل بناتے اسے دیکھا۔

"بتانا پسند فرمائیں گی کہ ملکہ عالیہ میری خواب گاہ میں کیوں تشریف لائیں ہیں؟"

"وہ ملکہ عالیہ اتنی رحم دل ہیں.... اتنی زیادہ کہ اپنا نرم گرم بستر چھوڑ کر وہ اپنی بہن کی اس سرد خلوت میں اپنی نینداور سکون کا خیال ترک کر کے،" ڈرامائی انداز میں آیت کی طرف دیکھا جو آئیبروز اٹھائے اسے ہی دیکھ رہی تھی

"اس لئے آئیں ہیں کیونکہ...... دادی نے بھیجا تھا۔" پہلا جملہ لٹکا کر جبکہ دوسرا منہ بناتے بولی۔

"تحریم جاؤ میری گڑیا کو کسی چیز کی ضرورت نہ پڑے، رات کو اس کے پاس ہی سو جاؤ...... میرے گھٹنوں کا درد ہے میرے سے کہاں اٹھنے ہوتا ہے نہیں تو میں خود ہی چلی جاتی۔" دادی کی بھرپور ایکٹنگ کرتے وہ بولی جس پر آیت نے بیڈ پر پڑا کشن مارا، "ڈرامے باز" ایک دوسرے کو دیکھتیں وہ بے اختیار ہنسنے لگیں اور یونہی ہنستے

www.novelsclubb.com

وہ بیڈ پر لیٹ گئیں۔ دونوں کی نگاہوں کا مرکز اب چھت پر لگا بند پنکھا تھا۔ کمرہ انورٹر کی بدولت پر سکون حد تک گرم تھا اور زیرو بلب کمرے کو مدھم سا زرد روشن کئے ہوئے تھا۔

"میں نے آپ کو مس کیا۔" اسے تحریم کی مدھم سی آواز سنائی دی۔

"حالانکہ تمہیں شکرانے کے نفل پڑھنے چاہئے تھے۔"

"اور آپ کی چیزوں پر قبضہ بھی۔" اور دونوں پھر سے ہنسنے لگیں۔

تحریم نے گردن موڑ کر ہنستی ہوئی آیت کو دیکھا، یہ ہنسی، اس نے اسے مس کیا تھا مگر اعتراف نہیں کرے گی یہ تو طے تھا... نہیں تو وہ زیادہ فری ہو جائے گی ..... ہونہہ۔

آج کی رات یزدانی ہاؤس کے مکینوں پر حسین اتری تھی اور انکی کلکاریاں سنتا چاند بھی مسکراتا بادلوں کی اوٹ میں ہو گیا، اب انہیں اسکی چاندنی کی ضرورت نہیں تھی

۔

رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب پیاس کی شدت سے آیت کی آنکھ کھلی، اس نے تحریم کی طرف کروٹ لی اور حیرت سے اسے پکارا، ''تحریم تم اب تک جاگ رہی ہو؟''

آیت کی خمار آلود آواز پر تحریم اپنی کتابی دنیا سے نکلی اور آیت کو جاگتا دیکھ کر اس نے بدک کر کتاب بند کی، دل کی دھڑکنوں نے رفتار پکڑ لی۔

''آ....پی.....آپ کو کچھ چاہیے تھا؟'' کمبخت دل کی تیز رفتار زبان کی لڑکھڑاہٹ سے عیاں ہو رہی تھی۔

''ہاں...پانی چاہیے تھا۔'' بغور اسکے بدلتے تاثرات کو دیکھتے وہ بولی۔

”میں....لے آتی....ہوں۔“ جلدی سے خود پر سے کمبل ہٹایا اور بجلی کی رفتار سے نیچے اتری، کتاب اب بھی ہاتھ میں تھی۔

”ابھی لے کر آئی بس۔“ پاؤں سلیپر زمیں ڈالتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی، پیچھے اسکے عجیب سے رد عمل کو سوچتے آیت سیدھی ہو کر لیٹ گئی۔

”وہ ایسے کیوں ری ایکٹ کر رہی تھی۔“ بڑی بہنوں کی چھٹی حس نجانے کیوں تیز ہوتی ہے.....

کمرے سے نکلتے تحریم نے گہری سانس لی اور کتاب کو اپنے سامنے کیا، '

Haunting adeline '

”یا خدایا.... کیا تھا یہ، اگر آپی پڑھ لیتی تو.....استغفار استغفار.....میں نہیں پڑھوں گی اب یہ۔“ خود سے بڑبڑاتے اس نے کتاب آیت کے کمرے کے ساتھ بنے اپنے روم میں رکھ دی، اب دوبارہ اسے آیت کے سامنے لے جانے کا رسک وہ نہیں لے سکتی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اپنا کمرہ بند کرتے تحریم سیڑھیاں اترنے لگی پھر کچن سے پانی کا جگ بھرا اور واپس سیڑھیاں عبور کرنے لگی۔ کتاب میں لکھے سارے الفاظ منظر بن کر سامنے چلنے لگے اور اسے ایک عجیب سے احساس سے دوچار کروانے لگے۔

”اف..... یہ میں نے کیا پڑھ لیا..... آئندہ نہیں کھولوں گی میں اسے۔“

جھرجھری لیتے اس نے خود سے وعدہ کیا اور دروازہ کھولتی کمرے میں آگئی، آیت کو آواز دی مگر وہ پانی پیے بغیر ہی دوبارہ سو چکی تھی۔ پانی اسکی سائیڈ ٹیبل پر رکھتے وہ دوسری سائیڈ آتی خود پر کمبل کرتی لیٹ گئی۔ اس ناول کے خیالات اب بھی ذہن میں کسی فلم کی طرح چل رہے تھے۔ وہ بار بار کروٹ بدلتی ان کو جھٹکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی مگر نہ تو ذہن سے وہ خیال جاتا اور نہ ہی نیند مہربان ہوتی۔ نئی تبدیلی کی یہ رات تحریم پر بھاری اتری تھی۔

تبدیلیاں خیر لاتی ہیں، یہ صرف اس کا گمان تھا کیونکہ کچھ تبدیلیاں خود میں شر کو سموئے ہوتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

... ♡♡♡ ...

(جاری ہے......)

www.novelsclubb.com